غزلیں

شاہد اختر

○

چراغِ دید بجھا انتظار خاک ہوا
مرا یقین مرا اعتبار خاک ہوا

مجھے سمیٹنے والا کوئی نہیں آیا
میں روز و شب یہاں مثلِ غبار خاک ہوا

کسی طرح نہ ہوئی میرے دل کی آرائش
کسی طرح نہ مرا انکسار خاک ہوا

یہ راہِ عشق ہے اس پر ذرا سنبھل کے چلو
بڑے بڑوں کا یہاں اعتبار خاک ہوا

بچھی ہوئی تھی صفِ سوگوار بھی لیکن
کسی قطار میں اپنا شمار خاک ہوا

بھری تھی دل میں مرے دوستوں نے ایسی ہوا
میں دیدنی یہاں مثلِ غبار خاک ہوا

بس ایک منظر اندوہ ناک روشن ہے
نگار خانۂ لیل و نہار خاک ہوا

میں سر بلند نہیں ہوسکا کبھی افسوس
کہ میرے سامنے میرا وقار خاک ہوا

مری کہانی بہت مختصر رہی اختر
سفر میں خاک اڑی خاکسار خاک ہوا

گیا کالج گیا (بہار)، موبائل: 9939970616

عبید اعظم اعظمی

○

نسبتِ کج نگاہ نے دل کا کیا ہے حال کیا
دشمنِ جاں اُسے مگر کہہ دے کوئی مجال کیا

عزتِ نفس کا وقار اپنے لہو میں غرق ہو
جس سے نہیں اُمید کچھ اُس سے کریں سوال کیا

دیکھ کے کل ہماری شکل آئنہ تھا اُداس اُداس
اُس سے ہی یہ پتہ چلا ہم سے ہوا کمال کیا

بولے وہ سب کے روبرو کیسے ہیں آپ، ٹھیک ہیں
پوچھے جو کوئی حال یوں کیجیے عرضِ حال کیا

کیا ہیں سُرور و لطف و کیف کیا ہیں مسرت و خوشی
رنج و غم و الم ہیں کیا، حزن ہے کیا ملال کیا

گردشِ ہفت شوق میں کس کو ہے یہ پتہ عبید
دل کی بنے گی شکل کیا آئے گا سر و بال کیا

3/304، شمع کمپلیکس، پائپ روڈ، کرلا (ویسٹ)، ممبئی، موبائل: 986971258